Institutes of the Christian Religion

مسیحی مذہب کی بنیادی تعلیمات

VOL. 4

کتاب نمبر 3:

کلیسیا کے اُستاد اور خادم: اُن کا انتخاب اور خدمت

مصنف: جان کیلون

مترجم: سلیمان شہزاد

Reformed by TRUTH

Covenant God-Covenant People

Institutes of the Christian Religion

مسیحی مذہب کی بنیادی تعلیمات

Reformed by TRUTH

Covenant God-Covenant People

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International

NOT FOR SALE

Urdu Edition 2026

Copyright © Reformed by TRUTH

www.Reformedbytruth.com

کتاب 3

کلیسیا کے اُستاد اور خادم: اُن کا انتخاب اور خدمت۔

مصنف: جان کیلون

مترجم: سلیمان شہزاد

Not For Sale

فہرستِ مضامین

مصنف کا تعارف:
مترجم کی تمہید:

حصہ 1: خدا کی طرف سے دی گئی خدمت: اس کے بلند اور ضروری کام، 1-3:
باب 1: خدا انسانوں کی خدمت کیوں استعمال کرتا ہے؟
باب 2: کلیسیا کے لیے خادمین کی خدمت کی اہمیت۔
باب 3: کلامِ مقدس میں منادی کی خدمت کی عظمت۔

حصہ 2: کلامِ مقدس کے مطابق خدمت کے عہدے، 4–9:
باب 4: افسیوں باب 4 کے مطابق کلیسائی خدمت میں مختلف خادمین۔
باب 5: عارضی اور مستقل عہدے۔
باب 6: رسول اور چرواہے (پادری)۔
باب 7: کی اپنی کلیسیا کے لیے ذمہ داریاں ۔
باب 8: کلام کے خادم: پادری اور بزرگ (پریسبیٹرز) کے بارے میں۔
باب 9:خادم (ڈیکن) کے بارے میں۔

حصہ 3: خادموں کی بلاہٹ، اختیار اور مقرر ہونا، 10–16:
باب 10: خادموں کی باقاعدہ بلاہٹ کیوں ضروری ہے؟
باب 11: ظاہری اور باطنی بلاہٹ کے بارے میں۔
باب 12: کلیسیا کا خادم کون بن سکتا ہے؟ اور یہ کیسے ہوتا ہے؟
باب 13: خادموں کو کون منتخب کرے؟
باب 14: انسانی وسیلہ۔
باب 15: عوام کی رائے کے بارے میں۔
باب 16: دستگذاری (Ordination) کے بارے میں۔

مصنف کا تعارف:

جان کیلون (1509–1564) ایک عظیم فرانسیسی مسیحی عالم اور اصلاحی پروٹسٹنٹ کلیسیا کے اہم ستونوں میں سے ایک تھا۔ اُس نے اپنی پوری زندگی خدا کے کلام کی خدمت اور کلیسیا کی اصلاح کے لیے وقف کر دی۔ کمزور صحت اور شدید مخالفت کے باوجود، اُس کی مسلسل محنت، دُعا اور علمی بصیرت نے جنیوا (Geneva) کو اصلاحی پروٹسٹنٹ ایمان کا مرکز بنایا اور پورے یورپ پر دیرپا اثر ڈالا۔

اُن کی شہرۂ آفاق تصنیف "مسیحی مذہب کی تعلیمات" (Institutes of the Christian Religion)، جو چار جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی بار 1536ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب مسیحی عقائد کو آسان، منظم اور بائبلی انداز میں پیش کرنے کے لیے لکھی گئی تھی تاکہ ایماندار اپنے ایمان میں مضبوط رہیں اور کلیسیا کے ساتھ وفاداری اور اتحاد میں جڑے رہیں۔

وقت کے ساتھ یہ کتاب مزید وسعت پاتی گئی اور آج بھی اصلاحی پروٹسٹنٹ مسیحیت کی ایک بنیادی اور معتبر دستاویز کے طور پر سمجھی جاتی ہے، جو ایمان، فہم اور روحانی وفاداری کی روشن مثال پیش کرتی ہے۔

مترجم کی تمہید:

میں خداوند کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے یہ فضل بخشا کہ میں جان کیلون کی اِس اہم تعلیم کا سادہ اُردو میں ترجمہ کر سکوں۔ میری دُعا ہے کہ یہ ترجمہ کلیسیا کے خادمین، طالبِ علموں اور تمام ایمانداروں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو، تاکہ وہ کلیسیا کی خدمت، بلاہٹ اور نظام کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

(اگر اس ترجمہ میں کہیں کوئی کمی یا غلطی رہ گئی ہو تو وہ میری کمزوری ہے، اور میں عاجزی سے قارئین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کی نشاندہی کریں۔) میری دُعا ہے کہ خداوند اِس مختصر خدمت کو اپنی کلیسیا کی بھلائی اور اپنے نام کے جلال کے لیے استعمال کرے۔ آمین۔

(یہ ترجمہ ہنرِی بیورِج (Henry Beveridge) کی انگریزی ترجمانی سے ماخوذ ہے، جو پہلی مرتبہ 1845ء میں شائع ہوئی تھی۔ نیز الٰہیاتی اصطلاحات کی بہتر تفہیم اور درست مفہوم کی ادائیگی کے لیے ابتدائی فرانسیسی ترجمہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔)

(خدا کی طرف سے دی گئی خدمت: اس کے بلند اور ضروری کام، 1-3)

1. خدا انسانوں کی خدمت کیوں استعمال کرتا ہے؟

اب ہم اُس طریقے کا ذکر کریں گے جس کے مطابق خداوند نے پسند فرمایا ہے کہ اُس کی کلیسیا کی حکمرانی کی جائے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ صرف خدا ہی کلیسیا پر حکومت کرے، وہی اس میں بادشاہی کرے، وہی اس میں نمایاں ہو، اور اس کی حکمرانی صرف اُسی کے کلام کے ذریعے ہی قائم اور چلائی جائے؛ لیکن چونکہ وہ ہمارے درمیان ظاہری صورت میں موجود نہیں ہے (متی 26:11)، تاکہ اپنی مرضی ہمیں براہِ راست اپنے لبوں سے سنائے، اس لیے وہ (جیسا کہ ہم نے پہلے کہا) انسانوں کی خدمت کو استعمال کرتا ہے۔ یعنی وہ انسانوں کو گویا اپنا نمائندہ بناتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنا اختیار یا عزت اُن کو دے دیتا ہے، بلکہ وہ اُن کے ذریعے اپنا ہی کام کرواتا ہے، جیسے ایک کاریگر کسی اوزار کو اپنے کام کے لیے استعمال کرتا ہے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں، خدا چاہتا تو یہ کام خود بھی کر سکتا تھا، بغیر کسی مدد یا وسیلے کے، یا حتیٰ کہ فرشتوں کے ذریعے بھی کر سکتا تھا۔ مگر کئی وجوہات کی بنا پر اُس نے انسانوں کو اس خدمت کے لیے چنا۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس طرح وہ ہمارے ساتھ اپنی مہربانی ظاہر کرتا ہے۔ وہ انسانوں کو دنیا میں اپنا سفیر بناتا ہے (2 کرنتھیوں 5:20)، تاکہ وہ اُس کی پوشیدہ مرضی کو بیان کریں اور گویا اُس کی طرف سے بات کریں۔ اس طرح خدا یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ جب وہ ہمیں اپنی ہیکل کہتا ہے (1 کرنتھیوں 3:16-17؛ 6:19؛ 2 کرنتھیوں 6:16) تو یہ بات بے فائدہ نہیں۔ کیونکہ انسان کے منہ کے ذریعے وہ لوگوں کو ایسے جواب دیتا ہے جیسے کسی مقدس مقام سے آواز آ رہی ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے ہمیں عاجزی کی بہت اچھی تربیت ملتی ہے۔ کیونکہ خدا ہمیں عادت ڈالتا ہے کہ ہم اُس کے کلام کی فرمانبرداری کریں، چاہے وہ ہم جیسے انسانوں کے ذریعے سنایا جائے، یا ایسے لوگوں کے ذریعے جو شاید حیثیت میں ہم سے کم ہوں۔ اگر خدا خود آسمان سے بات کرتا تو یہ کوئی حیرت کی بات نہ ہوتی کہ سب لوگ فوراً احترام کے ساتھ اُس کے کلام کو قبول کرتے۔ کیونکہ کون اُس کی قدرت سے نہ ڈرتا؟ کون اُس کی عظیم شان کو دیکھ کر سجدہ

میں نہ گرتا؟ اور کون اُس کے بے حد جلال سے مغلوب نہ ہوتا؟ لیکن جب ایک کمزور انسان، جو مٹی سے بنا ہے، خدا کے نام سے بات کرتا ہے، تو ہم اُس وقت اپنی سچی فرمانبرداری اور دینداری دکھاتے ہیں جب ہم اُس کی بات کو عاجزی سے سنتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سے کسی لحاظ سے بھی بڑا نہیں ہوتا۔ اسی لیے خدا اپنی آسمانی حکمت کے خزانے کو کمزور مٹی کے برتنوں میں رکھتا ہے (2 کرنتھیوں 7:4)، تاکہ یہ زیادہ واضح ہو جائے کہ ہم اُس خزانے کو کتنی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

مزید یہ کہ، ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارہ قائم رکھنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ تھا کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس رشتے سے باندھا جائے، یعنی ایک شخص کو چرواہا مقرر کیا جائے تاکہ وہ دوسروں کو تعلیم دے، اور باقی لوگ شاگرد بن کر ایک ہی منہ سے سکھائی گئی تعلیم حاصل کریں۔ اگر ہر انسان اپنے آپ میں کافی ہوتا اور کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہ ہوتی (جیسا کہ انسانی عقل کا غرور ہے)، تو ہر شخص دوسرے سب کو حقیر سمجھتا اور اپنی باری میں وہ بھی حقیر سمجھا جاتا۔

لہٰذا خداوند نے اپنی کلیسیا کو اُس مضبوط رشتہ کے مطابق بنایا جسے وہ پہلے سے جانتا تھا کہ سب سے زیادہ اتحاد پیدا کرے گا، جب اُس نے ابدی زندگی اور نجات کی تعلیم انسانوں کے حوالے کی، تاکہ وہ اپنے ہاتھوں سے دوسروں تک پہنچا سکیں۔ پولُس رسول نے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے افسیوں کو لکھا کہ:

" ایک ہی بدن ہے اور ایک ہی رُوح۔ چُنانچہ تُمہیں جو بُلائے گئے تھے اپنے بُلائے جانے سے اُمّید بھی ایک ہی ہے۔ ایک ہی خُداوند ہے۔ ایک ہی اِیمان۔ ایک ہی بپتِسمہ۔ اور سب کا خُدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اُوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک پر مسیح کی بخشش کے اندازہ کے مُوافِق فضل ہُؤا ہے۔ اِسی واسطے وہ فرماتا ہے کہ جب وہ عالَمِ بالا پر چڑھا تو قَیدیوں کو ساتھ لے گیا اور آدمِیوں کو اِنعام دِئے۔ (اُس کے چڑھنے سے اَور کیا پایا جاتا ہے سِوا اِس کے کہ وہ زمِین کے نِیچے کے عِلاقہ میں اُترا بھی تھا؟ اور یہ اُترنے والا وُہی ہے جو سب آسمانوں سے بھی اُوپر چڑھ گیا تاکہ سب چِیزوں کو معمُور کرے)۔ اور اُسی نے بعض کو رسُول اور بعض

کو نبی اور بعض کو بُشِّر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دِیا۔ تاکہ مُقدّس لوگ کامِل بنیں اور خِدمت گُذاری کا کام کِیا جائے اور مسِیح کا بدن ترقّی پائے۔ جب تک ہم سب کے سب خُدا کے بیٹے کے اِیمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامِل اِنسان نہ بنیں یعنی مسِیح کے پُورے قد کے اندازہ تک نہ پُہنچ جائیں۔ تاکہ ہم آگے کو بچّے نہ رہیں اور آدمِیوں کی بازِیگری اور مکّاری کے سبب سے اُن کے گُمراہ کرنے والے منصُوبوں کی طرف ہر ایک تعلِیم کے جھوکے سے مَوجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پِھریں۔ بلکہ مُحبّت کے ساتھ سچّائی پر قائِم رہ کر اور اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسِیح کے ساتھ پَیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔ جِس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پَیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اُس تاثِیر کے مُوافِق جو بقدرِ ہر حِصّہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تاکہ مُحبّت میں اپنی ترقّی کرتا جائے۔ (اِفسیوں 4:4-16)

2. کلیسیا کے لیے خادمین کی خدمت کی اہمیت:

اِفسیوں 4:4-16 میں پولُس رسول ظاہر کرتا ہے کہ انسانوں کی خدمت، جسے خدا کلیسیا کو سنبھالنے کے لیے استعمال کرتا ہے، ایک اہم رشتہ ہے جس کے ذریعے ایماندار ایک بدن میں جڑے رہتے ہیں۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ کلیسیا اُس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتی جب تک وہ اُن محافظوں کے ذریعے قائم نہ رہے جن کے سپرد خداوند نے اِس کی حفاظت کی ہے۔ مسیح "جو سب آسمانوں سے بھی اُوپر چڑھ گیا تاکہ سب چِیزوں کو معمُور کرے" (افسیوں 10:4)۔ یہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ: اُس نے خادموں کو یہ خدمت دی اور فضل بخشا ہے تاکہ وہ اُس کے تحفے کلیسیا تک پہنچائیں۔ یوں وہ اپنے روح کی قوت کے ساتھ اپنی موجودگی ظاہر کرتا ہے تاکہ یہ خدمت بےکار نہ ہو۔ اسی سے مقدسین کی تجدید (نئی زندگی قائم) ہوتی ہے، اور مسیح کے بدن کی تعمیر ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم ہر بات میں اُس کی طرف بڑھتے ہیں جو سر ہے، یعنی مسیح، اور ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم سب مسیح کی وحدت میں لائے جاتے ہیں، بشرطیکہ ہمارے درمیان نبوتی کلام (بائبل مقدس) قائم رہے، ہم اُس کے خادمین کو قبول کریں، اور اُس تعلیم کو حقیر نہ جانیں جو ہمیں دی جاتی ہے۔

لہٰذا جو کوئی اس انتظام اور حکومت کے طریقے کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے، یا اِسے معمولی سمجھ کر کم اہم بناتا ہے، وہ دراصل کلیسیا کی بربادی بلکہ اِس کی تباہی کا منصوبہ بناتا ہے۔ کیونکہ جس طرح سورج کی روشنی اور گرمی، اور کھانا پینا موجودہ زندگی کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہیں، اسی طرح رسولوں اور چرواہوں (پادری صاحبان) کی خدمت زمین پر کلیسیا کو قائم رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

3. کلامِ مقدس میں منادی کی خدمت کی عظمت:

جیسا کہ پہلے بیان ہوا، کہ خدا نے اس خدمت کی عظمت کو مختلف القاب دے کر بار بار اس کی تعریف کی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی بڑی نعمتوں میں سے ایک سمجھ کر بہت قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ خداوند فرماتا ہے کہ جب وہ اُستادوں کو قائم کرتا ہے تو انسانوں پر ایک خاص احسان کرتا ہے، جیسا کہ وہ اپنے نبی سے کہلواتا ہے کہ " اُس کے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خُوش نُما ہیں جو خُوشخبری لاتا ہے اور سلامتی کی مُنادی کرتا ہے" (یسعیاہ 7:52)۔ اس خدمت کی اس سے بڑھ کر تعریف اور کیا ہو سکتی ہے کہ یسوع مسیح خود رسولوں کو دنیا کا نور اور زمین کا نمک کہتا ہے (متی 5:13-14)۔ اور کہتا ہے کہ " جو تمہاری سنتا ہے وہ میری سنتا ہے، اور جو تمہیں رد کرتا ہے وہ مجھے رد کرتا ہے" (لوقا 16:10)۔

لیکن سب سے زیادہ واضح بیان دوسرے کرنتھیوں کے خط میں ہے، جہاں پولُس اس موضوع پر خاص طور پر بات کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کلیسیا میں انجیل کی خدمت سے بڑھ کر کوئی چیز عظیم اور جلال والی نہیں، کیونکہ یہ روح، راستبازی اور ہمیشہ کی زندگی کی خدمت ہے۔ ان حوالہ جات کا مقصد یہ ہے کہ ہم کلیسیا کو خادموں کے ذریعے سنبھالنے اور چلانے کے طریقے کو معمولی یا حقیر نہ سمجھیں، کیونکہ خداوند نے اِسے ہمیشہ کے لیے قائم کیا ہے۔

خدا نے نہ صرف الفاظ سے بلکہ مثالوں سے بھی دکھایا ہے کہ یہ خدمت کتنی ضروری ہے۔ جب وہ کرنیلیس پر اپنی سچائی کے نور کو زیادہ واضح کرنا چاہتا تھا تو اُس نے آسمان سے ایک فرشتہ بھیجا تاکہ وہ پطرس کو بلانے کا حکم دے (اعمال 10:3-6)۔ اسی طرح جب خدا نے پولُس کو اپنی پہچان دینے اور اُسے کلیسیا میں شامل کرنے کا ارادہ کیا تو

اُس نے خود اپنی آواز سے تعلیم نہیں دی بلکہ اُسے ایک انسان کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُس سے نجات کی تعلیم حاصل کرے اور بپتسمہ پائے (اعمال 9:6-20)۔

اگر یہ بات محض اتفاق نہیں کہ خدا کا فرشتہ، جو خدا کے ارادے کو بیان کرنے والا ہے، خود خدا کی مرضی بیان نہیں کرتا بلکہ ایک انسان کو بلانے کا حکم دیتا ہے؛ اور اگر مسیح، جو ایمانداروں کا واحد اُستاد ہے، پولُس کو ایک انسان کی تعلیم کے سپرد کرتا ہے، وہ پولُس جسے وہ تیسرے آسمان تک لے گیا اور ایسے عجیب مکاشفے دکھائے جنہیں بیان بھی نہیں کیا جا سکتا (2 کرنتھیوں 2:12)، تو پھر کون اِس خدمت کو حقیر سمجھے گا یا اِسے غیر ضروری جانے گا، جس کی اہمیت پر خود خدا نے اتنی واضح گواہی دی ہے؟

(کلامِ مقدس کے مطابق خدمت کے عہدے، 4–9)

4. افسیوں باب 4 کے مطابق کلیسائی خدمت میں مختلف خادمین:

جو لوگ مسیح کے مقرر کیے ہوئے طریقے کے مطابق کلیسیا کی نگاہبانی کرتے ہیں، پولُس اُن کے مختلف عہدوں کا ذکر کرتا ہے: پہلا، رسول؛ دوسرا، نبی؛ تیسرا، بشر؛ چوتھا، چرواہے؛ اور آخری، اُستاد (افسیوں 11:4)۔ اِن میں سے صرف آخری دو عہدے یعنی چرواہے اور اُستاد ہی کلیسیا میں مستقل طور پر موجود رہتے ہیں۔ باقی تین عہدے خداوند نے اپنی بادشاہی کے آغاز میں قائم کیے تھے، اور وقت کی ضرورت کے مطابق کبھی کبھار دوبارہ بھی قائم کرتا ہے۔

رسولوں کی خدمت کی نوعیت اس حکم سے واضح ہوتی ہے: "تُم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے اِنجیل کی مُنادی کرو۔" (مرقس 15:16)۔ اُن کے لیے کوئی خاص حدود مقرر نہیں کی گئیں بلکہ پوری دنیا اُن کے سپرد کی گئی، تاکہ وہ انجیل کو ہر جگہ پھیلا کر لوگوں کو مسیح کی فرمانبرداری میں لائیں اور ہر جگہ اُس کی بادشاہی قائم کریں۔ اسی لیے جب پولُس اپنی رسولی خدمت کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ اُس نے صرف ایک شہر کو مسیح کے لیے حاصل کیا، بلکہ یہ کہ اُس نے انجیل کو دُور دُور تک پھیلایا۔ اُس نے کسی دوسرے کی بنیاد پر عمارت نہیں بنائی بلکہ وہاں کلیسیائیں قائم کیں جہاں اُس کے خداوند کا نام پہلے سنا بھی نہیں گیا تھا۔ پس رسولوں کو اس لیے بھیجا گیا تھا کہ وہ دنیا

کو اُس کی بغاوت سے واپس لا کر خدا کی سچی فرمانبرداری میں لائیں اور انجیل کی منادی کے ذریعے ہر جگہ اُس کی بادشاہی قائم کریں۔ دوسرے لفظوں میں، وہ کلیسیا کے پہلے معماروں کی طرح تھے جنہوں نے پوری دنیا میں اس کی بنیاد رکھی (1 کرنتھیوں 3:10)۔

نبیوں سے مراد خدا کی مرضی بیان کرنے والے تمام لوگ نہیں ہیں، بلکہ وہ لوگ ہیں جو خاص مکاشفہ کے ذریعے ممتاز تھے۔ ایسے لوگ اب موجود نہیں ہیں، یا اگر ہیں بھی تو بہت کم اور نمایاں نہیں۔

بشروں سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرتبے میں رسولوں سے کم تھے لیکن خدمت میں اُن کے بعد آتے تھے اور اکثر اُن کے نمائندے کے طور پر کام کرتے تھے۔ ایسے لوگوں میں لوقا، تیمتھیس، ططس اور ان جیسے دیگر شامل تھے۔ ممکن ہے کہ اُن ستر شاگردوں کو بھی اسی میں شامل کیا جائے جنہیں ہمارے خداوند نے رسولوں کے بعد مقرر کیا تھا (لوقا 10:1)۔

اس تشریح کے مطابق، جو مجھے پولُس کے الفاظ اور معنی کے مطابق درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں خدمتیں (عہدے) کلیسیا میں ہمیشہ کے لیے قائم نہیں کی گئیں، بلکہ اُس وقت تک کے لیے تھیں جب تک وہاں کلیسیائیں قائم نہ ہو جائیں جہاں پہلے کوئی کلیسیا نہ تھی، یا جہاں لوگوں کو موسیٰ کی شریعت سے مسیح کی طرف منتقل کرنا ضروری تھا۔ تاہم میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ بعد میں بھی خدا نے کبھی کبھار رسولوں یا اُن کی جگہ بشروں کو کھڑا کیا، جیسا کہ ہمارے زمانے میں بھی ہوا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو کلیسیا کو مخالفِ مسیح کی گمراہی سے واپس لائیں۔ اس کے باوجود میں اس خدمت کو غیر معمولی (غیر مستقل) کہتا ہوں، کیونکہ باقاعدہ قائم شدہ کلیسیاؤں میں اس کی ضرورت نہیں رہتی۔

اس کے بعد چرواہے (پادری) اور اُستاد آتے ہیں، جن کے بغیر کلیسیا کبھی نہیں رہ سکتی۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اُستاد نظم و ضبط، سکرامنٹس کی ادائیگی، نصیحت یا وعظ کی نگرانی نہیں کرتے بلکہ صرف کلامِ مقدس کی تشریح کرتے ہیں تاکہ ایمانداروں کے درمیان خالص اور درست تعلیم قائم رہے۔ جبکہ چرواہے (پادری) کی خدمت میں یہ سب باتیں شامل ہوتی ہیں۔

5. عارضی اور مستقل عہدے:

اب ہم سمجھ گئے ہیں کہ کلیسائی نظام میں کون سے عہدے عارضی تھے اور کون سے ہمیشہ کے لیے مقرر کیے گئے۔ اگر ہم بشروں کا رسولوں کے ساتھ شمار کریں تو گویا ہمارے پاس دو ایسے عہدے ہیں جو ایک دوسرے سے کافی ملتے جلتے ہیں۔ جس طرح ہمارے اُستاد قدیم نبیوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اسی طرح چرواہے رسولوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ نبیوں کا عہدہ اس لیے زیادہ اعلیٰ تھا کیونکہ اُن کو خاص مکاشفہ کی نعمت عطا کی گئی تھی، لیکن اُستادوں کی خدمت بھی تقریباً اسی طرح کی تھی اور اس کا مقصد بھی وہی تھا۔ اسی طرح وہ بارہ شاگرد جنہیں خداوند نے دنیا میں انجیل کی نئی منادی پھیلانے کے لیے چنا تھا (لوقا 6:13)، مرتبہ اور عزت میں دوسروں سے زیادہ تھے۔

اگرچہ اصل معنی کے لحاظ سے کلیسیا کے سب خادموں کو رسول کہا جا سکتا ہے، کیونکہ سب خداوند کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور اُس کے پیغمبر ہیں۔ لیکن چونکہ یہ بہت ضروری تھا کہ اُن لوگوں کی خدمت کی سچائی واضح ہو جو ایک نیا اور غیر معمولی پیغام لے کر آئے تھے، اس لیے مناسب تھا کہ وہ بارہ شاگرد (جن میں بعد میں پولُس بھی شامل کیا گیا) ایک خاص لقب کے ساتھ دوسروں سے الگ پہچانے جائیں۔ پولُس نے اگرچہ اندرونیکس اور یونیاس کو بھی رسول کہا ہے اور کہا کہ وہ رسولوں میں مشہور ہیں (رومیوں 16:7)، لیکن جب وہ درست معنی میں بات کرتا ہے تو یہ نام خاص طور پر اُس ابتدائی گروہ کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یہی طریقہ عام طور پر کلامِ مقدس میں بھی پایا جاتا ہے۔

تاہم چرواہے، اس فرق کے ساتھ کہ ہر ایک کو ایک خاص کلیسیا کی ذمہ داری دی جاتی ہے، خدمت کے لحاظ سے رسولوں ہی کی طرح کام کرتے ہیں۔ اب ہم اس خدمت کی نوعیت کو مزید واضح طور پر دیکھتے ہیں۔

6. رسول اور چرواہے (پادری):

جب ہمارے خداوند نے رسولوں کو بھیجا تو اُس نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ انجیل کی منادی کریں اور جو ایمان لائیں اُنہیں گناہوں کی معافی کے لیے بپتسمہ دیں۔ اس سے پہلے وہ اُنہیں یہ بھی حکم دے چکا تھا کہ وہ اُس کی مثال کے مطابق اُس کے بدن اور خون کی مقدس نشانیوں کو تقسیم کریں (متی 28:19؛ لوقا 22:19)۔ یہی وہ مقدس، ناقابلِ توڑ

اور ہمیشہ قائم رہنے والا اصول ہے جو اُن لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے جو رسولوں کی جگہ خدمت کرتے ہیں: یعنی وہ انجیل کی منادی کریں اور سکرامنٹس ادا کریں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں کاموں کو نظرانداز کرتے ہیں وہ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ رسولوں کے خادم ہیں۔

اب چرواہوں کے بارے میں کیا کہا جائے؟ پولُس صرف اپنے بارے میں نہیں بلکہ تمام چرواہوں کے بارے میں کہتا ہے کہ "آدمی ہم کو مسِیح کا خادِم اور خُدا کے بھیدوں کا مُختار سمجھے۔" (1 کرنتھیوں 1:4)۔ اسی طرح ایک اور جگہ وہ بشپ (نِگہبان) کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ "سچے کلام کو مضبوطی سے تھامے رکھے جیسا کہ اسے سکھایا گیا ہے، تاکہ وہ صحیح تعلیم کے ذریعے نصیحت بھی کر سکے اور مخالفت کرنے والوں کو قائل بھی کر سکے" (ططس 9:1)۔ ان تمام حوالہ جات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ چرواہے کی خدمت کے دو بنیادی کام ہیں:

1. انجیل کی منادی کرنا
2. سکرامنٹس کو ادا کرنا

لیکن تعلیم دینے کا طریقہ صرف عوامی وعظ تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس میں ذاتی نصیحت بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی لیے پولُس افسیوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے کہ میں" جو باتیں تُمہارے فائِدہ کی تِھیں اُن کے بیان کرنے اور علانِیہ اور گھر گھر سِکھانے سے کبھی نہ جھجکا۔" (اعمال 20:20)۔ پھر وہ تھوڑی دیر بعد کہتا ہے کہ "یاد رکھّو کہ مَیں تِین برس تک رات دِن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔" (اعمال 31:20)۔

لیکن اس وقت ہمارا مقصد ایک اچھے چرواہے کی تمام خصوصیات کو بیان کرنا نہیں بلکہ صرف یہ بتانا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو چرواہا کہتے ہیں وہ دراصل کس خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یعنی جب وہ کلیسیا کی رہنمائی کرتے ہیں تو یہ کوئی آرام اور عزت کا عہدہ نہیں ہوتا، بلکہ اُن پر لازم ہے کہ مسیح کی تعلیم کے ذریعے لوگوں کو سچی دینداری میں تربیت دیں، مقدس رازوں (سکرامنٹس) کو ادا کریں، اور صحیح نظم و ضبط کو قائم رکھیں۔

جو لوگ کلیسیا میں نگہبان مقرر کیے گئے ہیں اُن کے بارے میں خداوند فرماتا ہے کہ:

"جب میں شریر سے کہوں کہ تو ضرور مرے گا اور تُو اُسے خبردار نہ کرے اور نہ اُس کو اُس کی بری راہ سے روکنے کے لیے کچھ کہے تاکہ اُس کی جان بچ جائے، تو وہ شریر اپنی بدی میں مرے گا، لیکن اُس کا خون میں تیرے ہاتھ سے طلب کروں گا" (حزقی ایل 18:3)۔ اور جو بات پولُس اپنے بارے میں کہتا ہے وہ تمام چرواہوں پر بھی لاگو ہوتی ہے: "اگر خُوشخبری سُناؤں تو میرا کُچھ فخر نہیں کیونکہ یہ تو میرے لِئے ضرُوری بات ہے بلکہ مُجھ پر افسوس ہے اگر خُوشخبری نہ سُناؤں۔" (1 کرنتھیوں 16:9)۔

مختصر یہ کہ جو کام رسولوں نے پوری دنیا میں کیا، ہر چرواہے کو وہی کام اُس گلّہ کے لیے کرنا چاہیے جو اُس کے سپرد کیا گیا ہے۔

7. چرواہا (پادری) کی اپنی کلیسیا کے لیے ذمہ داریاں:

جب ہم ہر چرواہے کو ایک مخصوص کلیسیا سونپتے ہیں، تو اس سے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ صرف اسی کلیسیا تک محدود رہے؛ بلکہ وہ ضرورت پڑنے پر یا مشورہ دینے کے لیے دوسری کلیسیاؤں کی بھی مدد کر سکتا ہے، چاہے کوئی اضطراب پیدا ہو جس کے لیے اُس کی موجودگی ضروری ہو، یا کسی مشکوک معاملے میں اُس کی رائے طلب کی جائے۔

لیکن چونکہ یہ نظام کلیسیا کی امن و امان قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے، ہر چرواہے کا مخصوص فرض مقرر کیا جاتا ہے، تاکہ سب بے ترتیبی نہ کریں، اِدھر اُدھر بھاگیں بغیر کسی واضح ذمہ داری کے، سب ایک جگہ جمع نہ ہوں، یا کلیسیاؤں کو غیر متوقع طور پر خالی نہ چھوڑیں، اور اپنی سہولت کو کلیسیا کی تعمیر سے زیادہ اہم نہ سمجھیں۔ یہ نظام جتنا ممکن ہو عام طور پر نافذ ہونا چاہیے، تاکہ ہر چرواہا اپنی حدود میں رہ کر دوسرے کے دائرہ اختیار میں دخل اندازی نہ کرے۔ یہ کوئی انسانی ایجاد نہیں، بلکہ خدا کی مقرر کردہ ترتیب ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ پولُس اور برنباؔس نے لسترا، انطاکیہ اور اُکنیُم کی کلیسیاؤں میں بزرگ (پادری) مقرر کیے (اعمال 23:14)؛ اور پولُس خود ططس کو ہر شہر میں بزرگ (پادری) مقرر کرنے کا حکم دیتا ہے (ططس 5:1)۔

اسی طرح وہ فلپیوں کے نِگہبان (پادری) اور کُلسّیوں کے ارخِپُّس کے بارے میں ذکر کرتا ہے (فلپیوں 1:1؛ کُلسّیوں 17:4)۔ اور اعمال میں ہمیں افیسس کی کلیسیا کے پادری کے لیے اُس کا مشہور خطاب ملتا ہے (اعمال 28:20)۔

پس جو بھی شخص ایک کلیسیا کی قیادت اور دیکھ بھال کا کام سنبھالتا ہے، اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اس الٰہی ذمہ داری کے تحت پابند ہے۔ یہ پابندی ایسا نہیں کہ وہ زمین یا مقام کے ساتھ جکڑا ہوا ہو (جیسا کہ وکیل کہتے ہیں)، یعنی غلام کی طرح، کہ قدم بھی نہیں حرکت دے سکے جب ضرورت ہو، بلکہ یہ کہ جو شخص کسی جگہ کے لیے بلایا گیا ہے، وہ خود سے نہ منتقل ہونے کا سوچے، اور اپنی سہولت کے لیے آزادی طلب نہ کرے۔ اگر واقعی کسی کے لیے کسی اور جگہ منتقل ہونا مناسب ہو، تو وہ اُسے اپنی ذاتی خواہش پر نہیں کرے بلکہ عوامی اختیار کے انتظار کرے۔

8. کلام کے خادم: پادری اور بزرگ (پریسبیٹرز):

جب میں نے کلیسیاؤں کی قیادت کرنے والوں کے لیے "نِگہبان یعنی بشپ / پادری"، "بزرگ"، اور "چرواہا" کے نام استعمال کیے ہیں، تو میں نے یہ کتابِ مقدس کی اجازت سے کیا ہے، کیونکہ بائبل میں یہ الفاظ بعض اوقات ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ جو بھی کلام کی خدمت انجام دیتا ہے، اسے کتابِ مقدس میں "نِگہبان (بشپ / پادری)" کہا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، پولُس نے ططس کو ہر شہر میں بزرگ مقرر کرنے کا حکم دیا اور فوراً کہا کہ "بشپ بے عیب ہونا چاہیے" (ططس 7,5:1)۔ اسی طرح ایک اور جگہ وہ ایک کلیسیا میں کئی بزرگوں کو سلام دیتا ہے (فلپیوں 1:1)۔ اور اعمال میں، اِفِسُس کے بزرگ، جنہیں اُس نے بلایا، خطاب کے دوران "بشپ" کے طور پر تعین کیے گئے (اعمال 17:20)۔

یہاں یہ قابلِ ذکر ہے کہ ہم نے اب تک صرف وہ عہدے شمار کیے ہیں جو کلام کی خدمت پر مشتمل ہیں، اور اِفسیوں کے خط کے چوتھے باب میں پولُس نے کسی اور عہدے کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن رومیوں اور پہلے کرنتھیوں کے خطوط میں وہ دیگر عہدے بھی بیان کرتا ہے، جیسے مُعجزے دِکھانے والے، شِفا دینے والے، تشریح، حکمرانی، اور غریبوں کی دیکھ بھال (رومیوں 7:12؛ 1 کرنتھیوں 28:12)۔ جہاں تک عارضی عہدوں کا تعلق ہے، اُن پر میں بات نہیں کرتا

کیونکہ اُن پر تفصیل سے بات کرنا ضروری نہیں۔ لیکن دو عہدے دائمی ہیں، یعنی حکمرانی اور غریبوں کی دیکھ بھال۔ اِن حکمرانوں سے مراد وہ بزرگ ہیں جو عوام میں سے منتخب کیے گئے، تاکہ بشپ (پادری) کے ساتھ مل کر نصیحت کریں اور نظم و ضبط قائم رکھیں۔ یہی وہ واحد مطلب ہے جو آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ " پیشوا (حکمران) سرگرمی سے پیشوائی کرے" (رومیوں 8:12) ۔

شروع سے ہی ہر کلیسیا کی اپنی مجلس (senate) تھی، جو نیک، معتبر، اور قابلِ احترام افراد پر مشتمل تھا، جن کے پاس غلطیوں کی اصلاح کرنے کا اختیار تھا۔ اس اختیار پر بعد میں بات کی جائے گی۔ اور تجربہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتظام صرف ایک دور تک محدود نہیں تھا، اس لیے حکمرانی کا عہدہ ہر دور کے لیے ضروری سمجھا جانا چاہیے۔

9. خادم (ڈیکن):

غریبوں کی دیکھ بھال خادموں (ڈیکنز) کے سپرد کی گئی تھی۔ پولُس رومیوں کے خط میں ان کی دو قسموں کا ذکر کرتا ہے: "خَیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے، رَحم کرنے والا خُوشی کے ساتھ رَحم کرے۔" (رومیوں 8:12)۔ چونکہ یہاں پولُس کلیسیا کے سرکاری عہدوں کی بات کر رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ دو الگ قسم کے خادم رہے ہوں۔ میرے خیال میں پہلے جملے میں وہ اُن خادموں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خیرات تقسیم کرتے تھے، اور دوسرے جملے میں اُن لوگوں کی طرف جو غریبوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیتے تھے۔ ایسی ہی عورتیں تھیں جن کا ذکر وہ تیمتھیس کے خط میں کرتا ہے (1 تیمتھیس 10:5)۔ کیونکہ عورتوں کے لیے کلیسیا میں کوئی عوامی خدمت نہیں تھی سوائے اس کے کہ وہ غریبوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کریں۔

اگر ہم اس بات کو قبول کریں (اور یقیناً اِسے قبول کرنا چاہیے) تو خادموں کی دو قسمیں ہوں گی: ایک وہ جو غریبوں کے معاملات کو سنبھال کر کلیسیا کی خدمت کریں، اور دوسرے وہ جو خود غریبوں اور محتاجوں کی دیکھ بھال کریں۔ اگرچہ لفظ "خدمت" (ڈیکونیا) کا معنی وسیع ہے، لیکن کلامِ مقدس خاص طور پر اُن لوگوں کو خادم کہتا ہے جنہیں کلیسیا

خیرات تقسیم کرنے اور غریبوں کی دیکھ بھال کے لیے مقرر کرتی ہے۔ گویا وہ غریبوں کے خزانے کے نگران ہوتے ہیں۔

ان خادموں کی ابتدا، مقرر ہونا اور اُن کی خدمت کا بیان لوقا نے اعمال کی کتاب میں کیا ہے (اعمال 3:6)۔ جب یونانیوں میں شکایت پیدا ہوئی کہ غریبوں کی خدمت میں اُن کی بیواؤں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، تو رسولوں نے کہا کہ وہ بیک وقت دونوں کام نہیں کر سکتے، یعنی کلام کی منادی بھی کریں اور دسترخوان کی خدمت بھی۔ اس لیے اُنہوں نے لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے درمیان سے اچھی شہرت رکھنے والے سات آدمیوں کو چن لیں تاکہ یہ خدمت اُن کے سپرد کی جائے۔ جیسے خادم (ڈیکن) رسولوں کے زمانے کی کلیسیا میں تھے، ویسے ہی ہمیں بھی اُن کی مثال کے مطابق رکھنے چاہئیں۔

(خادموں کی بلاہٹ، اختیار اور مقرر ہونا، 10–16)

10. خادموں کی باقاعدہ بلاہٹ ضروری ہے:

چونکہ مقدس جماعت میں ہر کام شائستگی اور ترتیب کے ساتھ ہونا چاہیے (1 کرنتھیوں 40:14)، اس لیے کلیسائی حکومت قائم کرنے میں اس اصول کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے، کیونکہ اس معاملے میں بے ترتیبی سب سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی لیے یہ انتظام کیا گیا کہ کوئی بے چین یا فساد پیدا کرنے والا شخص خود آگے بڑھ کر تعلیم دینے یا حکومت کرنے نہ لگے (جیسا کہ حقیقت میں ایسا ہونے والا تھا)۔ اس وجہ سے صاف طور پر مقرر کیا گیا کہ کلیسیا میں کوئی بھی شخص بلاہٹ کے بغیر کوئی عوامی عہدہ اپنے اُوپر نہ لے (عبرانیوں 4:5؛ یرمیاہ 16:17)۔

لہٰذا اگر کوئی شخص کلیسیا میں سچا خادم سمجھا جانا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ: پہلا، اُسے باقاعدہ طور پر بلایا گیا ہو۔ اور دوسرا، وہ اپنی بلاہٹ کے مطابق خدمت بھی کرے، یعنی جو ذمہ داری اُسے دی گئی ہے اُسے قبول کرے اور پورا کرے۔

ہم یہ بات اکثر پولُس کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ جب وہ اپنی رسولی خدمت کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو تقریباً ہمیشہ اپنی بلاہٹ کا ذکر کرتا ہے اور اس کے ساتھ اس بات کا بھی کہ وہ دی گئی خدمت کو دیانت داری سے انجام دیتا ہے۔ اگر مسیح کا اتنا بڑا خادم بھی کلیسیا میں سنے جانے کا اختیار اپنے لیے خود سے نہیں لیتا، بلکہ صرف اس بنیاد پر بولتا ہے کہ خداوند نے اُسے مقرر کیا ہے اور وہ دی گئی ذمہ داری کو وفاداری سے پورا کرتا ہے، تو پھر کوئی ایسا شخص جس میں اِن میں سے ایک یا دونوں باتیں موجود نہ ہوں، اگر اپنے لیے ایسا احترام مانگے تو یہ کتنی بڑی بے شرمی ہوگی۔ لیکن چونکہ ہم پہلے ہی خدمت کو صحیح طور پر انجام دینے کی ضرورت کا ذکر کر چکے ہیں، اس لیے اب ہم صرف بلاہٹ کے بارے میں بات کریں گے۔

11. ظاہری اور باطنی بلاہٹ:

اس موضوع کو چار حصوں میں بیان کیا جا سکتا ہے:

1. کون لوگ خادم مقرر کیے جائیں۔
2. کس طریقے سے مقرر کیے جائیں۔
3. کن کے ذریعے مقرر کیے جائیں۔
4. اور کس رسم یا ابتدائی تقریب کے ساتھ مقرر کیے جائیں۔

یہاں میں اُس ظاہری اور باقاعدہ بلاہٹ کی بات کر رہا ہوں جو کلیسیا کے عوامی نظام سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن میں اُس باطنی بلاہٹ کی بات نہیں کر رہا جو ہر خادم اپنے دل میں خدا کے سامنے محسوس کرتا ہے، مگر کلیسیا اس کی گواہ نہیں ہوتی۔ اس سے مراد دل کی وہ اچھی گواہی ہے کہ ہم یہ خدمت نہ تو کسی لالچ، نہ شہرت کی خواہش، اور نہ کسی اور ذاتی فائدے کے لیے قبول کرتے ہیں، بلکہ خدا کے سچے خوف اور کلیسیا کی ترقی کی خواہش کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا، اگر ہم اپنی خدمت کو خدا کے سامنے مقبول بنانا چاہتے ہیں تو یہ بات ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔ لیکن پھر بھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کلیسیا کی طرف سے صحیح طور پر بلایا گیا ہو، حالانکہ اُس نے یہ خدمت بُرے ضمیر کے ساتھ قبول کی ہو، بشرطیکہ اُس کی بدی ظاہر نہ ہو۔

یہ بھی عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عام لوگ اُس وقت خدمت کے لیے بلائے جاتے ہیں جب وہ اس کام کے لیے مناسب اور قابل نظر آئیں۔ یعنی جب علم، دینداری، اور ایک اچھے چرواہے کی دوسری خوبیاں اُن میں پائی جائیں تو یہ خدمت کے لیے ایک طرح کی تیاری سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کو خداوند اس بڑی خدمت کے لیے مقرر کرتا ہے، وہ پہلے ہی اُنہیں اس کام کے لیے ضروری صلاحیتیں اور تیاری عطا کرتا ہے، تاکہ وہ خالی ہاتھ اور بغیر تیاری کے نہ آئیں۔ اسی لیے پولُس پہلے کرنتھیوں کے خط میں جب کلیسیا کے عہدوں کا ذکر کرتا ہے تو پہلے اُن نعمتوں اور صلاحیتوں کو بیان کرتا ہے جو ان عہدوں کو انجام دینے والوں میں ہونی چاہئیں۔ لیکن چونکہ یہ اُن چار حصوں میں سے پہلا حصہ ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے، اس لیے اب ہم اسی پر مزید بات کریں گے۔

12. کلیسیا کا خادم کون بن سکتا ہے؟ اور یہ کیسے ہوتا ہے؟

پولُس نے دو جگہوں پر تفصیل سے بیان کیا ہے کہ بشپ (پادری) کے طور پر کن لوگوں کو منتخب کرنا چاہیے (ططس 1:7؛ 1 تیمتھیس 1:3)۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف وہی لوگ چنے جائیں جو صحیح تعلیم رکھتے ہوں اور پاک زندگی گزارتے ہوں، اور جن میں کوئی ایسی نمایاں کمی نہ ہو جو اُن کے اختیار کو کم کرے یا خدمت کو بدنام کرے۔

خادموں اور بزرگوں کے بارے میں بھی تقریباً یہی صفات بیان کی گئی ہیں (دیکھیں باب 4، حصے 10–13)۔ ہمیں ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جو لوگ اس خدمت کے لیے چنے جائیں وہ اس ذمہ داری کے لیے نا اہل یا کمزور نہ ہوں۔ یعنی اُن میں وہ صلاحیتیں موجود ہوں جو اس خدمت کو صحیح طور پر انجام دینے کے لیے ضروری ہیں۔ اسی لیے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے جب اپنے رسولوں کو بھیجنا چاہا تو پہلے اُنہیں وہ سب چیزیں عطا کیں جو اُن کی خدمت

کے لیے ضروری تھیں۔ اور پولُس نے بھی جب ایک اچھے اور سچے بشپ کی صفات بیان کیں تو تیمتھیس کو نصیحت کی کہ وہ کسی نامناسب شخص کو اس عہدے کے لیے منتخب کر کے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرے۔

جب میں کہتا ہوں "کس طریقے سے" تو اس سے میری مراد انتخاب کی رسم نہیں بلکہ وہ خدا ترسی اور سنجیدگی ہے جو انتخاب کے وقت ہونی چاہیے۔ اسی لیے لوقا بیان کرتا ہے کہ جب ایمانداروں نے بزرگوں کو منتخب کیا تو اُنہوں نے روزہ رکھا اور دُعا کی (اعمال 23:14)۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ بہت اہم کام ہے، اس لیے اُنہوں نے بڑی عزت اور احتیاط کے ساتھ اِسے انجام دیا۔ اور سب سے بڑھ کر اُنہوں نے دُعا میں سنجیدگی دِکھائی اور خدا سے حکمت اور سمجھ کی روح مانگی۔

13. خادموں کو کون منتخب کرے؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ خادموں کو کون منتخب کرے۔ اس بارے میں ہمیں رسولوں کے کلام سے کوئی مکمل اصول نہیں ملتا، کیونکہ اُن کی بلاہٹ عام خادموں کی بلاہٹ سے کچھ مختلف تھی۔چونکہ اُن کی خدمت غیر معمولی تھی، اس لیے ضروری تھا کہ وہ کسی خاص اور نمایاں نشان کے ساتھ ظاہر ہو۔ اسی لیے جو لوگ یہ خدمت انجام دینے والے تھے، اُنہیں خود خداوند کے منہ سے بلایا اور مقرر کیا گیا۔

لہٰذا رسولوں نے یہ خدمت کسی انسانی انتخاب سے نہیں بلکہ صرف خدا اور مسیح کے حکم سے قبول کی۔ اسی وجہ سے جب رسول یہوداہ کی جگہ کسی اور کو مقرر کرنا چاہتے تھے تو اُنہوں نے خود کسی ایک شخص کو منتخب کرنے کی ہمت نہ کی، بلکہ دو آدمیوں کو پیش کیا تاکہ خدا قرعہ کے ذریعے ظاہر کرے کہ اُن میں سے کون اُس کی مرضی کے مطابق منتخب ہو (اعمال 23:1)۔

اسی طرح ہمیں پولُس کے اس بیان کو سمجھنا چاہیے کہ وہ رسول "آدمیوں کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسان کے ذریعے بلکہ یسوع مسیح اور خدا باپ کی طرف سے مقرر ہوا" (گلتیوں 1:1)۔

پہلا حصہ یعنی "آدمیوں کی طرف سے نہیں" تمام سچے خادموں پر بھی لاگو ہوتا ہے، کیونکہ کوئی شخص خدا کی بلاہٹ کے بغیر اس خدمت کو صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتا۔ لیکن دوسرا حصہ خاص طور پر پولُس کے لیے تھا۔ جب وہ اس بات پر فخر کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے پاس نہ صرف ایک سچے اور جائز چرواہے کی صفات تھیں بلکہ وہ اپنی رسولی خدمت کی خاص نشانی بھی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ گلتیہ میں کچھ لوگ اُس کی خدمت کو کم تر دِکھانے کی کوشش کر رہے تھے اور اُسے صرف ایک عام شاگرد قرار دیتے تھے جو پہلے رسولوں کے بعد مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے پولُس نے اپنی خدمت کی عزت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری سمجھا کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ وہ کسی طرح بھی دوسرے رسولوں سے کم نہیں ہے۔

اسی لیے وہ واضح طور پر کہتا ہے کہ وہ کسی عام بشپ کی طرح لوگوں کے فیصلے سے منتخب نہیں ہوا بلکہ خود خداوند کے منہ اور اُس کے واضح حکم سے مقرر کیا گیا ہے۔

14. انسانی وسیلہ:

کوئی سمجھدار شخص اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ خادموں کی جائز اور باقاعدہ بلاہٹ کا طریقہ یہ ہے کہ بشپ (پادری) انسانوں کے ذریعے مقرر کیے جائیں، کیونکہ کتابِ مقدس میں اس کے بارے میں بہت سے حوالے موجود ہیں۔

اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، پولُس کا یہ کہنا کہ وہ "نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ کسی انسان کے ذریعے بھیجا گیا" اس بات کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ وہ وہاں عام خادموں کے انتخاب کی بات نہیں کر رہا بلکہ اپنی اُس خاص بلاہٹ کا ذکر کر رہا ہے جو رسولوں کے لیے مخصوص تھی۔ پھر بھی خداوند نے پولُس کو خاص طور پر چننے کے باوجود اُسے کلیسیا کی بلاہٹ کے نظام کے تابع رکھا۔ کیونکہ لوقا بیان کرتا ہے کہ: "جب وہ خُداوند کی عِبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو رُوحُ القُدس نے کہا میرے لِئے برنباؔس اور ساؤُلؔ کو اُس کام کے واسطے مخصُوص کر دو جِس کے واسطے مَیں نے اُن کو بُلایا ہے۔" (اعمال 2:13)۔

جب روح القدس پہلے ہی اُن کے انتخاب کی گواہی دے چکا تھا تو پھر اُنہیں الگ کرنے اور اُن پر ہاتھ رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا مقصد یہی تھا کہ خادموں کو مقرر کرنے میں کلیسیا کا نظام برقرار رہے۔ خدا اس ترتیب کی منظوری کا اس سے زیادہ روشن ثبوت نہیں دے سکتا تھا کہ اُس نے پہلے پولُس کو غیر قوموں کا رسول مقرر کرنے کا اعلان کیا اور پھر کلیسیا کے ذریعے اُسے خاص طور پر الگ کیا گیا۔ ہم یہی بات متیّاہ کے انتخاب میں بھی دیکھتے ہیں۔ چونکہ رسولی خدمت بہت اہم تھی، اس لیے رسولوں نے اپنی مرضی سے کسی کو مقرر کرنے کی ہمت نہیں کی۔ اُنہوں نے دو آدمیوں کو پیش کیا تاکہ قرعہ اُن میں سے ایک پر پڑے۔ اس طرح اُن کے انتخاب کے لیے آسمان سے پکی گواہی بھی مل گئی اور ساتھ ہی کلیسیا کے نظام کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا۔

15. عوام کی رائے:

اب اگلا سوال یہ ہے کہ خادم کو کون منتخب کرے؟

کیا اُسے پوری کلیسیا منتخب کرے؟ یا صرف وہ خادم اور بزرگ جو کلیسائی نظم و ضبط کی ذمہ داری رکھتے ہیں؟ یا کیا کسی ایک شخص کے اختیار سے اُسے مقرر کیا جا سکتا ہے؟

جو لوگ یہ حق صرف ایک شخص کو دیتے ہیں وہ پولُس کے اُن الفاظ کو پیش کرتے ہیں جو اُس نے طِطُس سے کہے کہ "مَیں نے تُجھے کریتے میں اِس لِئے چھوڑا تھا کہ تُو باقی ماندہ باتوں کو دُرست کرے اور میرے حُکم کے مُطابِق شہر بہ شہر اَیسے بزُرگوں کو مُقرّر کرے۔" (ططس 5:1)۔ اور تیمتھیس سے بھی کہا کہ "کِسی شخص پر جلد ہاتھ نہ رکھنا" (1 تیمتھیس 22:5)۔

لیکن اگر کوئی یہ سمجھیں کہ تیمتھیس افسس میں اور طِطُس کریتے میں اس طرح حکومت کرتے تھے کہ اپنی مرضی سے سب کچھ طے کر لیتے تھے، تو وہ بڑی غلطی کرے گا۔ دراصل وہ لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور اچھا اور فائدہ مند مشورہ دیتے تھے، نہ کہ یہ کہ وہ اکیلے اپنی مرضی سے سب کچھ کریں اور دوسروں کو نظرانداز کر دیں۔ میں ایک ملتی جلتی مثال پیش کرتا ہوں، تاکہ یہ بات میری طرف سے بنائی ہوئی معلوم نہ ہو۔ لوقا بیان کرتا ہے کہ برنباس اور پولُس نے

کلیسیاؤں میں بزرگ مقرر کیے، لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ کام کس طریقے سے ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ کام لوگوں کی رائے سے ہوا (اعمال 23:14)۔ یعنی اُنہوں نے دو آدمیوں کو منتخب کیا، اور پھر پوری جماعت نے ہاتھ اُٹھا کر ظاہر کیا کہ وہ کس کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، جیسا کہ یونانی لوگ اپنے انتخابات میں کیا کرتے تھے۔ اسی طرح رومی مؤرخ بھی لکھتے ہیں کہ قونصل (مجلس) نئے حکام کو منتخب کرتا تھا، لیکن حقیقت میں وہ صرف لوگوں کی رائے لیتا تھا اور انتخاب کے وقت لوگوں کی رہنمائی کرتا تھا۔ یقیناً یہ بات قابلِ یقین نہیں کہ پولُس نے تیمتھیس اور طِطُس کو اپنے سے زیادہ اختیار دیا ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پولُس خود بزرگوں کو لوگوں کی رائے سے مقرر کرتا تھا۔ اس لیے اِن حوالوں کو اِس طرح سمجھنا چاہیے کہ کلیسیا کے عام حق اور آزادی کو نقصان نہ پہنچے۔

اسی لیے سِپریان (Cyprian) درست طور پر کہتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ اصول ہے کہ کاہن لوگوں کی موجودگی میں اور سب کے سامنے منتخب کیا جائے، اور عوامی گواہی سے اُس کی اہلیت کی تصدیق کی جائے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا کے حکم کے مطابق لاوی کاہنوں کو مقرر کرنے سے پہلے لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ اسی طرح مَتِّیاہ کو رسولوں میں شامل کیا گیا اور سات خادم بھی لوگوں کی موجودگی اور منظوری سے منتخب کیے گئے (اعمال 2:6)۔ سِپریان کہتا ہے کہ: "یہ مثالیں ظاہر کرتی ہے کہ کاہن کی دستگذاری (خدمت کے لیے مقرر کرنا) لوگوں کی موجودگی کے بغیر نہیں ہونی چاہیے، تاکہ وہی دستگذاری درست اور جائز سمجھی جائے جس کی گواہی سب لوگ دیں۔"

پس ہم دیکھتے ہیں کہ خادم خدا کے کلام کے مطابق اُسی وقت صحیح طور پر بلائے جاتے ہیں جب وہ لوگ جو اس خدمت کے لیے مناسب نظر آئیں، عوام کی رضامندی اور منظوری سے منتخب کیے جائیں۔ البتہ دوسرے چرواہے انتخاب کی نگرانی کریں، تاکہ لوگوں کی جماعت سے کسی بے احتیاطی، غلط جذبے یا ہنگامے کی وجہ سے کوئی غلطی نہ ہو۔

16. دستگذاری (خدمت کے لیے مقصوصیت کی رسم):

اب دستگذاری (Ordination) کی صورت پر غور کرنا باقی ہے، جسے ہم نے بلاہٹ کے سلسلے میں آخری درجہ دیا ہے (دیکھیں باب 4، حصے 14–15)۔ یہ بات یقینی ہے کہ جب رسول کسی کو خدمت کے لیے مقرر کرتے تھے تو وہ

ہاتھ رکھنے کے سوا کوئی اور رسم استعمال نہیں کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ یہودیوں کی اُس رسم سے لیا گیا تھا جس میں وہ کسی چیز پر ہاتھ رکھ کر گویا اُسے خدا کے حضور پیش کرتے تھے تاکہ وہ برکت پائے اور مخصوص ہو جائے۔ اسی طرح یعقوب نے جب افرائیم اور منسی کو برکت دی تو اُن کے سروں پر اپنے ہاتھ رکھے (پیدائش 14:48)۔ اسی طرح ہمارے خداوند یسوع مسیح نے بھی جب چھوٹے بچوں کے لیے دُعا کی تو اُن پر ہاتھ رکھے (متی 15:19)۔ اور غالباً اِسی مقصد کے لیے یہودی شریعت کے حکم کے مطابق اپنی قربانیوں پر بھی ہاتھ رکھتے تھے۔

لہٰذا رسول جب کسی شخص کو خدمت میں داخل کرتے تھے تو اُس پر ہاتھ رکھ کر ظاہر کرتے تھے کہ وہ اُسے خدا کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ وہ یہ عمل اُن لوگوں کے لیے بھی کرتے تھے جنہیں روح القدس کی ظاہری نعمتیں دی جاتی تھیں (اعمال 17:8؛ 6:19)۔ بہرحال جب بھی وہ کسی کو مقدس خدمت کے لیے بلاتے تھے تو یہی عام طریقہ تھا۔ اسی طرح وہ چرواہوں (پادری صاحبان) اور اُستادوں کو مقرر کرتے تھے اور اسی طرح خادموں (ڈیکن) کو بھی مقرر کرتے تھے۔ اگرچہ ہاتھ رکھنے کے بارے میں کوئی واضح حکم نہیں دیا گیا، لیکن چونکہ رسول ہمیشہ اسی طریقے کو اختیار کرتے تھے، اس لیے ہمیں بھی اسے ایک حکم کی طرح اہم سمجھنا چاہیے۔ یہ طریقہ اس لیے بھی مفید ہے کہ اس نشان کے ذریعے لوگوں کے سامنے خدمت کی عظمت ظاہر ہوتی ہے، اور جس شخص کو مقرر کیا جاتا ہے اُسے یاد دلایا جاتا ہے کہ اب وہ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ خدا اور کلیسیا کی خدمت کے لیے وقف ہو گیا ہے۔

مزید یہ کہ اگر اس رسم کو اس کے اصل مقصد کے مطابق ادا کیا جائے تو یہ خالی علامت نہیں رہے گی۔ کیونکہ اگر خدا کے روح نے کلیسیا میں کوئی چیز بے مقصد مقرر نہیں کی، تو یہ رسم بھی بے فائدہ نہیں ہے، شرطیکہ اِسے توہم پرستی کے ساتھ غلط استعمال نہ کیا جائے۔

آخر میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خادموں پر ہاتھ رکھنے کا کام پوری جماعت نہیں بلکہ صرف چرواہے (پادری) کرتے تھے۔ البتہ یہ واضح نہیں کہ ہمیشہ کئی چرواہے مل کر ہاتھ رکھتے تھے یا نہیں۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ خادموں کے معاملے میں پولُس اور برنباس اور چند دوسرے لوگوں نے ایسا ہی کیا (اعمال 6:6؛ 3:13)۔ ایک اور جگہ پولُس لکھتا ہے کہ

اُس نے خود تیمتھیس پر ہاتھ رکھے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ "اِسی سبب سے مَیں تُجھے یاد دِلاتا ہُوں کہ تُو خُدا کی اُس نِعمت کو چمکا دے جو میرے ہاتھ رکھنے کے باعِث تُجھے حاصِل ہے۔" (2 تیمتھیس 6:1)۔ اور جو پہلے تیمتھیس میں بزرگوں کے ہاتھ رکھنے کا ذکر ہے، میں اُسے بزرگوں کی جماعت کے معنی میں نہیں لیتا۔ میرے خیال میں اس سے مراد خود دستگذاری کی رسم ہے۔ گویا پولُس یہ کہہ رہا ہو کہ: ایسا عمل کر کہ وہ نعمت جو تجھے اُس وقت ملی تھی جب میں نے ہاتھ رکھ کر تجھے بزرگ مقرر کیا تھا، بے فائدہ نہ ہو۔

The End

مزید معلومات، مسیحی کتب، پوڈکاسٹ اور آرٹیکل حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.reformedbytruth.com

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔
Duplication of this document is permitted for personal, private use only